

• کامیابی قسمت سے ملتی ہے محنت سے نہیں (حسن زیب جدون)

دونوں جانب سے مسلمان تھے مرنے والے آپ کو نعرہ تکبیر سے اندازہ ہوا جھوٹ کے پاؤں بھی ہوتے ہیں اگر توبولے آج مجھ کو تیری تقریر سے اندازہ ہوا جناب والا! محترمہ فرما کر گئی کہ میں اور میرے جیسے جاہل، نکمے، بے کار، سست لوگ ہندوستانی فلم مقدر کا سکندر چلائیں گے اور ایوان میں بیٹھے باشعور لوگوں کو ٹوپی کروائیں گے لیکن نہ کام کی نہ کاج کی دشمن باشعور افراد کی یہ بھول گئی کہ باشعور افراد اتنی جلدی سے ماموں نہیں بنتے کہ جیسے وہ بنانے کی کوشش کر کے گئی۔

ذی شعور حاضرین و سامعین!

مجھ جیسے قابل شخص کو محترمہ نے جاہل اور نکما کہا ذی وقار! آپ نے سنا محترمہ نے مجھے جاہل اور نکما کہا لیکن پڑھی لکھی، محنتی خاتون اپنی تقریر کے دوران یہ بھول گئی کہ قسمت، مقدر، نصیب اور تقدیر ایک ہی چیز کے مختلف نام ہیں۔

عزیزان من! محترمہ کے لگائے ہوئے الزامات کو سن کر یہ شعر یاد آتے ہیں کہ

ہم تو مدت سے ہی حق گوئی کے مجرم ہیں حضور

ہم پے الزام بڑی دیر کے بعد آیا ہے

جناب آئیے چلتے ہیں محترمہ کے دلائل کی جانب۔

محترمہ فرما کر گئی کہ انسان چاند پر قدم رکھنے میں کامیاب ہوا تو وجہ قسمت نہیں محنت تھی۔ ذی وقار! میرا محترمہ سے معصومانہ سوال ہے کہ آخر

نیل آرم سٹرانگ ہی سب سے پہلے چاند پر قدم رکھنے میں کیوں کامیاب ہوا کیا اس سے پہلے کسی نے محنت نہیں کی کیا **بزنس ڈرائین** اور **مائیکل کانرز** نے محنت نہیں کی تھی تو کہنا پڑتا ہے کہ **نیل آرم سٹرانگ** اس وجہ سے چاند پر قدم رکھنے میں کامیاب ہوا کہ وجہ محنت نہیں قسمت تھی۔

ذی وقار! اگر آج مجھ جیسے حسین و جمیل اور ذہین لڑکوں کو چاند کے مکھڑے کے جیسی سہیلیاں نہیں مل رہیں تو وجہ محنت نہیں قسمت ہے۔

ذی وقار! محترمہ نے فرمایا کہ **14 اگست 1947** کو یہ ملک آزاد ہوا تھا تو وجہ لاکھوں لوگوں کی محنت تھی میں اس سے اختلاف کرتا ہوں **الغرض** محترمہ کے بولے گئے ہر جھوٹ سے جو انہوں نے اس چبوترے پر آ کر بولا ہے **اختلاف** کرتا ہوں۔

اگر **14 اگست 1947** کو یہ ملک معرض وجود میں آیا تو وجہ ان لوگوں کی قسمت تھی جنہیں **شاعر مشرق سا شاعر** اور **جناح کی سی بصیرت** مل گئی۔ کہ آج قائد کی روح چیخ چیخ کے پکارتی ہے کہ

نہ تو کچھ فکر میں حاصل ہے نہ تدبیر میں ہے

ہوتا ہے وہی جو انسان کی تقدیر میں ہے۔

ذی وقار! یہی قسمت کا سبق **اسد اللہ خان غالب** نے بھی سکھایا ہے آپ فرماتے ہیں کہ یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا

اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

محنت سڑکوں پر تماشا کرتی ہے اور قسمت محلات سے فرمان

جاری کرتی ہے۔

ذی وقار! قسمت کامیابی کی ضامن اس وجہ سے بھی ہے کہ محنت قسمت کی محتاج ہے مگر قسمت محنت کی محتاج نہیں ہے۔ اس بات کی زندہ مثال ایوان میں موجود مقررہ خود ہیں کہ چاہے کتنی بھی محنت کر لیتیں قسمت یاوری نہ کرتی آخری وقت میں ہرٹ اٹیک کا شکار ہو جاتی۔ جناب والا! قسمت یاوری نہ کرتی یہاں آکر بولنے میں کامیاب نہ ہوتی قرارداد عملی اعتبار سے ثابت ہوتی ہے کہ کامیابی قسمت سے ملتی ہے محنت سے نہیں۔

ذی وقار! میں تاریخ کا مطالعہ کرتا ہوں تو ایک جانب **950** کا لشکر اپنی پوری قوت، محنت کے ساتھ حق کو نیچا دکھانے کی امید سے میدان بدر میں موجود ہیں

تو وہیں دوسری جانب قسمت کے چنیدہ/سکندروں **313** کے لیے آسمانوں سے فرشتے اترتے ہیں اور کامیابی ان **313** کے قدم چومتی ہے

اگر کامیابی قسمت سے ملتی تو دنیائے عالم کے لاکھوں محنت کش ایسی تاریخ کیوں رقم نہ کر سکے جو قسمت کے سکندر **ایم ایم عالم** نے **57** سیکنڈ میں رقم کی تھی

آج **ایم ایم عالم** کی روح پکارتی ہے کہ کامیابی قسمت سے ملتی ہے محنت سے نہیں۔

ذی وقار! آج اتحادِ ثلاثہ یعنی کہ ہندوستان راا کے ذریعے، اسرائیل موساد کے ذریعے، اور امریکہ سی آئی اے کے ذریعے اس ارض پاک کو ختم کرنے کے لیے دن رات محنت کر رہے ہیں لیکن وہ دن رات کی محنت کے باوجود ان کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوا کیونکہ کامیابی قسمت سے ملتی ہے محنت سے نہیں۔